سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP.8 ایس سی آر

منیجمنٹ آف ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن لمٹیڈ

بنام

پریزائیڈنگ آفیسر، لیبر کورٹ اور دیگران

29 اکتوبر 1996

[جے۔ایس۔ورما اور بی۔این۔کرپال، جسٹسز]

مزدوری قانون:

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947، دفعہ 2(ایس) اور 25-ایف۔

مزدور۔ملازمت کا خاتمہ۔وقتی بنیاد پر مقرر کردہ ڈاکٹر۔ڈاکٹر کے ماتحت مرد نرس، نرسنگ اٹینڈنٹ، سوپیر اور ایمبولینس ڈرائیور تھے۔ایسا ڈاکٹر شفٹوں میں کام کرتا تھا۔دفعہ 25-ایف کی تعمیل کیے بغیر وقتی تقرری کی مدت پوری ہونے پر ڈاکٹر کی خدمات ختم کر دی گئیں۔منعقدہ: اگرچہ ڈاکٹر شفٹوں میں کام کرتا تھا لیکن وہ سپروائزری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا-لہذا، دفعہ 2(ایس) کے تحت ملازم نہیں۔لہذا، دفعہ 25-ایف کی تعمیل کے بغیر ڈاکٹر کی ملازمت ختم کرنا درست تھا۔

درخواست گزار کارپوریشن نے مدعا علیہ کو چھ ماہ کی مدت کے لئے وقتی بنیاد پر ڈاکٹر مقرر کیا تھا۔مدعا علیہ درخواست گزار کارپوریشن کے زیر انتظام فسٹ ایڈ پوسٹ پر تعینات تھا اور وہ شفٹوں میں کام کرتا تھا۔جب جواب دہندہ شفٹ میں تھا تو وہ فسٹ ایڈ پوسٹ کا انچارج واحد شخص تھا۔جواب دہندہ کے ماتحت مرد نرس، نرسنگ اٹینڈنٹ، سوپیر اور ایمبولینس ڈرائیور تھے۔درخواست گزار کارپوریشن نے مدعا علیہ کی وقتی تقرری کی

مدت پوری ہونے پر اس کی خدمات ختم کر دی تھیں۔ ناراض ہو کر مدعاعلیہ نے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کے تحت لیبر کورٹ کے سامنے صنعتی تنازعہ اس بنیاد پر اٹھایا کہ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 25 ایف کی تعمیل کیے بغیر مدعاعلیہ کی خدمات ختم کر دی تھیں اور اس وجہ سے اس کی برطرفی قانون کے لحاظ سے غلط تھی۔ لیبر کورٹ نے درخواست منظور کرتے ہوئے مدعاعلیہ کو مکمل تنخواہ کے ساتھ بحال کرنے کا حکم دیا۔ ہائی کورٹ نے لیبر کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کارپوریشن نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کارپوریشن کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ مدعاعلیہ سپروائزری کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اور اس لئے اسے ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے تحت مزدور کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہ کہ مدعاعلیہ کے معاملے میں ایکٹ کی دفعہ 25-ایف لاگو نہیں ہوتی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1۔ جب جواب دہندہ شفٹ میں تھا تو وہ فسٹ ایڈ پوسٹ کا واحد انچارج تھا۔ جواب دہندہ کے ماتحت مرد نرس، نرسنگ اٹینڈنٹ، سوپیر اور ایمبولینس ڈرائیور تھے جو فطری طور پر فسٹ ایڈ پوسٹ کے انچارج سے ہدایات اور احکامات لیتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ افراد اپنے طور پر کام نہیں کر سکتے تھے اور جب بھی وہ ڈیوٹی پر ہوتے تھے تو مدعاعلیہ کی ہدایت کے مطابق کام کرنا پڑتا تھا۔ وہ مدعاعلیہ کے کنٹرول اور نگرانی میں تھے۔ جب ایک ڈاکٹر، مدعاعلیہ کی طرح، مریضوں کی دیکھ بھال کے اپنے فرائض انجام دیتا ہے اور اس کے علاوہ، اس کے ماتحت افراد کے کام کی نگرانی کرتا ہے، تو واحد ممکنہ نتیجہ جو اخذ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے تحت مزدور کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے، 1947. لہٰذا، ایکٹ کی دفعہ 25-ایف کی تعمیل کے بغیر مدعاعلیہ کی خدمات کو ختم کرنا درست تھا۔ [97-ای-ایچ، 98-اے]

ڈاکٹر سریندر کمار شکلا بنام یونین آف انڈیا اور دیگران (1986) لیب۔ آئی سی 1516 کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

بنگال یونائیٹڈ ٹی کمپنی لمیٹڈ بنام رام لبھایا، پریزائیڈنگ آفیسر، انڈسٹریل ٹریبونل، آسام اور دیگران، اے آئی آر (1961) آسام 30 ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 921 آف 1988۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے 12.9.86 کے فیصلے اور حکم سے سی۔ ڈبلیو۔ جے۔ سی نمبر 1281 آف 1986 (آر)

اپیل کنندہ کی طرف سے جی۔ ایل۔ سانگھی اور آر۔ کے۔ اگنی ہوتری۔

جواب دہندگان کے لئے ایس۔ بی۔ اپادھیائے۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا تھا:

جسٹس کرپال: درخواست گزار نے مدعا علیہ نمبر 2 کو 17 مئی 1978 کو جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر گریڈ 2 میں بطور ڈاکٹر مقرر کیا تھا۔ یہ تقرری 18 مئی 1978ء سے چھ ماہ کی مدت کے لئے وقتی بنیادوں پر کی گئی تھی۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے ساتھ ساتھ تین دیگر ڈاکٹروں کو بھی اسی طرح مقرر کیا گیا تھا۔ چاروں ڈاکٹروں کو فسٹ ایڈ پوسٹوں پر تعینات کیا گیا تھا جن کی دیکھ بھال اپیل کنندہ کارپوریشن کے ذریعہ تمام شفٹوں کے دوران حادثات وغیرہ کی صورت میں ہنگامی طبی خدمات فراہم کرنے کے لئے کی جارہی ہے۔ عارضی عہدے پر اس وقتی تقرری کو پہلی بار 30 نومبر 1978 کے حکم کے ذریعہ تین ماہ کی مدت کے لئے بڑھایا گیا تھا۔ دوسری توسیع 7 مارچ 1979 کے حکم کے ذریعے دو ماہ کی مدت کے لئے دی گئی تھی۔

جواب دہندہ نمبر 2 کی مذکورہ بالا عارضی تقرری، ان کے ساتھ مقرر کردہ تین دیگر ڈاکٹروں کے ساتھ۔

اس طرح گیارہ ماہ کی مدت تک جاری رہا۔ 17 اپریل 1979ء کے دفتری حکم نامے کے ذریعے ان ڈاکٹروں کو مطلع کیا گیا کہ وقتی بنیادوں پر ان کی مدت ملازمت مکمل ہونے پر انہیں 18 مئی 1978ء کی سہ پہر سے ان کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا جائے گا۔ مدعاعلیہ نمبر 2 نے 17 اپریل 1979 کے مذکورہ حکم نامے کی وصولی پر 20 اپریل 1979 کو ایک نمائندگی پیش کی۔ اس میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ انہوں نے 240 دنوں سے زیادہ عرصے تک کام کیا تھا اور بغیر کوئی وجہ بتائے ان کی خدمات ختم کر دی گئیں۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ خالی آسامیوں کو مستقل بنیادوں پر پر کرنے کے لئے اشتہارات جاری کیے گئے تھے اور پہلے سال 1979 میں اور اس کے بعد سال 1981 میں انٹرویو منعقد کیے گئے تھے۔ جواب دہندہ نمبر 2 نے درخواست دی تھی لیکن اسے انتخاب کے لئے مناسب نہیں پایا گیا تھا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نمبر 2 نے 17 اپریل 1979 کے حکم کے ذریعہ اپنی خدمات کو مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر ختم کرنے کے بارے میں صنعتی تنازعہ اٹھایا۔ مصالحتی کارروائی ہوئی لیکن اس کے نتیجے میں مصالحتی افسر کی جانب سے ناکامی کی رپورٹ تیار کی گئی۔ اس کے بعد حکومت بہار نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 10(1)(سی) کے تحت لیبر کورٹ کا حوالہ دیا تاکہ مندرجہ ذیل تنازعہ کا فیصلہ کیا جاسکے: ''کیا انتظامیہ کی طرف سے 1979.4.17 سے ڈاکٹر چندر ہاس پرساد کی خدمات کو برخاست کرنا جائز ہے؟ اگر نہیں، تو کیا وہ بحالی/ یا کسی اور راحت کے حقدار ہیں؟

مدعاعلیہ نمبر 2 کی جانب سے لیبر کورٹ کے سامنے جو بنیادی دلیل پیش کی گئی وہ یہ تھی کہ انہوں نے 240 دن کی سروس مکمل کر لی ہے اور وہ ایکٹ کی دفعہ 25 ایف کے مطابق ایک ماہ کے نوٹس کے حقدار ہیں اور چونکہ یہ نہیں دیا گیا ہے اس لیے ان کی برطرفی قانون کے مطابق غلط ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ مذکورہ دفعہ کے تحت چھانٹی کا معاوضہ نہیں دیا گیا تھا اور وہ ایکٹ کی دفعہ 25-ایچ کے فوائد کے حقدار بھی تھے اور انہیں دوبارہ مقرر کیا جانا چاہئے تھا۔ درخواست گزار کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ مدعاعلیہ نمبر 2 ملازم نہیں تھا اور اسے ایک مخصوص مدت کے لیے مقرر کیا گیا تھا اور اس کی تکمیل پر اسے ڈیوٹی سے فارغ کر دیا گیا تھا اور اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایکٹ کی دفعہ 25 ایف کی دفعات کسی بھی طرح سے متاثر ہوئی ہیں۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ مدعاعلیہ نمبر 2 نے فارغ ہونے کے بعد کھلے اشتہار کے خلاف نئے انتخاب کے لئے درخواست دی تھی اور اس لئے یہ سمجھا جانا چاہئے کہ اس نے اپنی ملازمت کی برخاستگی کو چیلنج کرنے کا حق چھوڑ دیا ہے۔

فریقین نے لیبر کورٹ کے سامنے ثبوت پیش کیے۔اس کے بعد 25 فروری 1986 کو لیبر کورٹ نے اپیل گزار کی دلیل کو مسترد کر دیا اور کہا کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 25-ایف کے مطابق مدعاعلیہ نمبر 2 کو ایک ماہ کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تھا، لہٰذا اس کی برطرفی قانون کے مطابق غلط ہے۔اس کے مطابق عدالت نے مدعاعلیہ نمبر 2 کو مکمل اجرت کے ساتھ بحال کرنے کا حکم دیا۔اس نے بارہ فیصد سالانہ کی شرح سے سود بھی دیا۔

اس کے بعد درخواست گزار نے پٹنہ ہائی کورٹ کی رانچی بنچ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں مذکورہ فیصلے کو چیلنج کیا گیا لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔اس کے بعد درخواست گزار کی طرف سے دائر خصوصی اجازت کی عرضی 17 مارچ 1988 کو منظور کی گئی اور یہ ہدایت دی گئی کہ دوسرے مدعاعلیہ کے حلف نامہ داخل کرنے پر ایکٹ کی دفعہ 17-بی کے مطابق اسے بیک ویجز اور مستقبل کی تنخواہ اور الاؤنسز دیے جائیں گے۔ مزید ہدایت کی گئی کہ اپیل گزار کے لئے یہ کھلا ہے کہ وہ کسی بھی وقت دوسرے مدعاعلیہ کو اس اپیل میں اپنے حق کے خلاف تعصب کے بغیر ڈیوٹی پر آنے کے لئے کہہ سکتا ہے اور اگر مدعاعلیہ نمبر 2 کو ایسا کہا جاتا ہے تو اسے ڈیوٹی میں شامل ہونا چاہئے۔مزید ہدایت کی گئی کہ اگر مدعاعلیہ نمبر 2۔جب بلایا گیا، ڈیوٹی پر نہیں آیا تو اسے مستقبل میں کوئی تنخواہ اور الاؤنس نہیں ملے گا۔

درخواست گزار کے سینئر وکیل جناب جی ایل سانگھی نے کہا کہ واپسی کی اجرت اور اس پر سود کی مد میں مجموعی طور پر 1,11,378 روپے ادا کیے گئے اور اس پر ادا کیے جانے والے انکم ٹیکس میں کٹوتی کے بعد 17 اکتوبر، 1990 کو مدعاعلیہ کو 81,838 روپے کی رقم ادا کی گئی۔یہ بھی کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہ نمبر 2 نے 6 نومبر 1989 کو درخواست گزار کے خط کے ذریعے ڈیوٹی پر واپس آنے کے لئے کہا تھا لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا تھا۔لہٰذا اس عدالت کے 17 مارچ 1988ء کے احکامات کے مطابق مدعاعلیہ نمبر 2 مستقبل میں تنخواہ اور الاؤنس حاصل کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔

مسٹر سانگھی نے اس اپیل میں جو بنیادی دلیل پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 2 کو ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) میں بیان کردہ اظہار کے معنی کے اندر ایک مزدور کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔متعلقہ وقت پر جواب دہندہ نمبر 2 کی کل ماہانہ تنخواہ 1200 روپے سے زیادہ تھی اور وہ سپروائزری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا لہٰذا، اسے مزدور نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔دوسری جانب مدعاعلیہ نمبر 2 کے وکیل نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مدعا

علیہ نمبر 2 کی جانب سے انجام دیئے جانے والے فرائض کو سپروائزری قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ڈاکٹر سریندرا کمار شکلا بمقابلہ ڈاکٹر سریندرا کمار شکلا کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے پر مدعاعلیہ کی طرف سے ریلائنس کو پیش کیا گیا تھا۔ یونین آف انڈیا اینڈ دیگر، (1986 لیب آئی سی 1516)۔ اس معاملے میں جو سوال زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا ریلوے میں تعینات اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کلاس ٹو کو ایک مزدور سمجھا جاسکتا ہے جس پر ایکٹ کی دفعہ 25-ایف کی دفعات لاگو ہوں گی۔اس صورت میں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی ذمہ داریاں نہ صرف ریلوے کے مریضوں کا علاج کرنا تھیں بلکہ انڈین ریلوے مینوئل کے مطابق، انہیں" دیگر انتظامی ضروریات کو بھی پورا کرنا تھا جہاں وہ کسی اسپتال یا ہیلتھ یونٹ یا کسی دوسرے ادارے کے انچارج ہیں" اور وہ اس کے قیام اور انتظامیہ کے لئے بھی ذمہ دار تھے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی تقرری کا بنیادی مقصد مریضوں کا علاج کرنا تھا اور ڈاکٹر کے فرائض تکنیکی تھے اور کوئی بھی سپروائزری فنکشن جو اس طرح کے ڈاکٹر نے انجام دیا تھا وہ صرف اپنے فرائض کی انجام دہی سے متعلق تھا اور لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے معنی کے اندر سپروائزری کی حیثیت سے ملازم تھا۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ کی طرف سے اس طرح اخذ کیا گیا نتیجہ درست نہیں تھا۔ایک ڈاکٹر کے فرائض کے لئے ضروری ہے کہ وہ مریضوں کے علاج کے علاوہ سپروائزری فنکشن انجام دے، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے سپروائزری کی حیثیت سے ملازمت دی گئی ہے۔ ریلوے مینوئل میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ اسسٹنٹ ڈویژنل میڈیکل آفیسر اسپتال یا ہیلتھ یونٹ کے قیام اور انتظام کے لئے ذمہ دار ہوگا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ اسسٹنٹ ڈویژنل میڈیکل آفیسرز کو سپروائزری کی حیثیت سے ملازم رکھا گیا تھا۔

بنگال یونائیٹڈ ٹی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ رام لبھایا، پریزائیڈنگ آفیسر، انڈسٹریل ٹریبونل، آسام اور دیگر، اے آئی آر (1961) آسام 30 کے معاملے میں فیصلہ بھی مدعاعلیہ نمبر 2 کے لئے کوئی مدد نہیں ہے کیونکہ اس معاملے میں صرف ایک سوال پر غور کیا گیا تھا کہ کیا میڈیکل افسر کے ذریعہ انجام دیئے گئے کام تکنیکی نوعیت کے تھے۔عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ میڈیکل آفیسر تکنیکی فرائض انجام دیتا ہے اور اس لیے وہ ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے تحت کام کرنے والا ہے۔عدالت کے پاس اس سوال پر غور کرنے کا موقع نہیں تھا کہ آیا اس معاملے میں میڈیکل آفیسر سپروائزری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا یا نہیں۔ لہٰذا اس فیصلے کا موجودہ معاملے کے تنازعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

موجودہ کیس میں مدعاعلیہ نمبر 2 لیبر کورٹ کے سامنے بطور گواہ پیش ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ انہیں دیگر ڈاکٹروں کے ساتھ تعینات کیا گیا تھا اور انہوں نے 18 مئی 1978 کو ڈیوٹی پر شمولیت اختیار کی تھی۔ وہ فسٹ ایڈ پوسٹ پر تعینات تھے اور ان کے ساتھ ایک ڈریسر کام کر رہا تھا اور جواب دہندہ نمبر 2 کا بنیادی فرض ڈیوٹی پر موجود کارکنوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا تھا۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ڈریسر کی عارضی چھٹی کی کبھی منظوری نہیں دی، لیکن ان کے بیان کے آخری حصے میں یہ درج ہے کہ" سال 1978 اور 1979 میں میں نے عارضی چھٹی کے رجسٹر پر جوابی دستخط کیے تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ" ڈریسر ان کے ساتھ کام کرتا تھا، ان کا نام جے ڈ ڈیل تھا، اس کے ساتھ تین ڈریسر اور دو مزدور بھی تھے۔ اس نے واضح طور پر کہا کہ وہ نگرانی کا کام نہیں کر رہا تھا۔ انتظامیہ کی جانب سے پیش ہونے والے ایک گواہ نے بتایا کہ فسٹ ایڈ پوسٹ کا انچارج ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر ہے اور مرد نرس، نرسنگ اٹینڈنٹ، سوپیر اور ایمبولینس ڈرائیور اس انچارج کے ماتحت ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق، ہماری رائے میں، واضح طور پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مدعاعلیہ نمبر 2 کو ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے تحت مزدور کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ وہ سپروائزری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جواب دہندہ نمبر 2 دیگر ڈاکٹروں کے ساتھ شفٹوں میں کام کرتا تھا لیکن جب وہ شفٹ میں تھا تو وہ فسٹ ایڈ پوسٹ کا انچارج واحد شخص تھا۔ ان کے ماتحت مرد نرس، نرسنگ اٹینڈنٹ، سوپیر اور ایمبولینس ڈرائیور تھے جو فطری طور پر فسٹ ایڈ پوسٹ کے انچارج سے ہدایات اور احکامات لیتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ افراد اپنے طور پر کام نہیں کر سکتے تھے اور جب بھی وہ ڈیوٹی پر ہوتے تھے تو انہیں جواب دہندہ نمبر 2 کی ہدایت کے مطابق کام کرنا پڑتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، وہ مدعاعلیہ کے کنٹرول اور نگرانی میں تھے. جب ایک ڈاکٹر، جواب دہندہ کی طرح، مریضوں کی دیکھ بھال کے اپنے فرائض انجام دیتا ہے اور اس کے علاوہ، اس کے ماتحت شخص کے کام کی نگرانی کرتا ہے، تو واحد ممکنہ نتیجہ جو اخذ کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو ایکٹ کی دفعہ 2 (ایس) کے تحت مزدور کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا ہے.

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر اس اپیل کی اجازت دیتے وقت ہائی کورٹ کا فیصلہ، اپیل کے تحت، اور ٹریبونل کے فیصلے کو فریق بنایا گیا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ مدعاعلیہ کی خدمات کا خاتمہ درست تھا۔ مدعاعلیہ اس معاملے میں منظور کردہ عبوری احکامات کے مطابق اپیل کنندہ سے وصول کردہ 81,838 روپے کی

رقم واپس کرے گا۔ درخواست گزار انکم ٹیکس حکام سے 29,540 روپے کی واپسی کا بھی حقدار ہوگا کیونکہ انکم ٹیکس کاٹا گیا تھا اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں جمع کرایا جانا تھا۔ تاہم، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ایس۔ایس

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24